JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 17, Issue: 01, Jul – Dec 2023

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

استشراقی انگریزی تراجم قرآن کی تاریخ: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

History of Oriental English Quran translations: Analytical review

Dr. Farhat Alvi
HOD, Department of Islamic studies,
University of Sargodha, Sargodha, Pakistasn.
Dr. Afshan Noureen
PhD Scholar, Department of Islamic studies,
University of Sargodha, Sargodha, Pakistasn.

ABSTRACT

The translations of Holy Qur'an introduced by Oriental English scholars have been a topic of discussion under many perspectives including their vocabulary, linguistic gap, omissions and Sūrah arrangements as well. The Oriental scholars that mostly had radical/religious Jew-Christian back ground assumed to have deliberately made errors and omissions in translation of Qur'an. They had great support from Publishers, Universities, scholars and different segments of European/western societies. These oriental scholars also insisted that Surah arrangement of Qur'an is not in right order based on their biased attitude and they presented their own scheme of surah arrangement over last few centuries. A detailed comparison table regarding oriental translations surah arrangement presented in our study reveals the whole scenario of weak argument of Oriental translators. This study provides comprehensive analysis regarding history, sūrah arrangements, and capabilities required for translation of Qur'an being word of Allah.

Keywords:*Orientalist,Criticism, Sūrah Arrangement, Qur'an text, comparison table, translators*

تمہید

مذہب اسلام اور عربی زبان کا رشتہ بہت گہرا ہے۔ شریعت اسلامیہ کا اول ماخذ قرآن پاک آخری الہامی کتاب عربی زبان میں نازل کی گئی جو عربی زبان کی تاریخ کا سب سے عظیم کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی میں نازل کرنے کا فیصلہ شاید اسی لیے کیا ہو کہ یہ بہترین مجموعہ الفاظ تھا جو قرآن کے پیغام کو بیان کر سکتا تھا۔ اور ساری دنیا اور بالخصوص عربوں کو پیغام پہنچ سکتا تھا۔ قرآن کے نزول کے وقت عربی زبان اپنے عروج کو پہنچ چکی تھی اور اپنے بہترین دور سے گزر رہی تھی۔ عربوں کو بھی اپنی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا اور وہ اس پر فخر کرتے تھے، عربی زبان میں شعر و شاعری بھی عروج پر تھی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے عربوں کو یہ دعوت بھی دی کہ قرآن جیسی ایک آیت ہی بنالاؤ۔ مگر وہ نہ بنا سکے اور یہی اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ قرآن کلام خدا ہے۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّثۡلِہٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ[1]

مشرقین مکہ اور مستشرقین اس غلط فہمی کا شکار رہے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ صرف عربی لوگوں کے نبی ہیں اور قرآن کی کتاب عربوں کے لیے نازل کی گئی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے خود ایجاد کی ہے۔ حالانکہ قرآن ایک آفاقی پیغام ہے جو کہ تمام نوع انسانیت کے لیے ہے۔ قرآن واحد کتاب ہے جس کی ہدایت عربی اور عجمی دونوں کے لیے لہذا قرآن کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کی بنیادی معلومات اور اس کے اصول و قواعد کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات جب جزیرہ عرب سے نکل کر دور دراز علاقوں تک پھیل گئیں تو ان علاقوں کی زبان کو عربی لبادہ پہنایا گیا۔ تاکہ غیر عربی بھی قرآن کی لغت کو سمجھ سکیں اور اس کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو سکیں اور پیغام الٰہی کی مراد کو سمجھ سکیں اسی بنا پر تراجم قرآن کریم کی ضرورت پیش آئی۔ لہذا مسلم علماء نے مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم کا آغاز کر دیا۔ ان کے ساتھ ساتھ غیر مسلم علماء نے بھی قرآن کا ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔ ان میں مستشرقین سر فہرست ہیں جنھوں نے علمی، دینی، استعماری اور تاریخی محرکات و اسباب کی بنیاد پر قرآن کا ترجمہ کر کے قرآن، اسلام اور محمد ﷺ کو بدنام کرنے کی کوششیں کیں۔

مقصدِ تحقیق

مندرجہ بالا بحث و تحقیق ا ایک خاص مقصد فراہم کرتی ہے کہ آخر تحریک استشراق کے زیر سایہ استشراقی مترجمین اپنے انگریزی قرآنی تراجم کے ذریعے اسلام، محمد ﷺ اور قرآن کے خلاف بغض و عناد کیوں پھیلاتے رہے ہیں؟۔ اور کیوں یہود و

نصاریٰ اور مغرب و کلیسا کے اشاعتی و مطبوعاتی ادارے، اساتذہ، محققین اور یونیورسٹیز، تعلیمی ادارے، تحقیقی مواد تک رسائی کے ذرائع اور پبلشرز مغربی تہذیب اور اہل مغرب کو اسلام جیسے عظیم ترین ضابطہ حیات سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ مستشرقین نے قرآنی سورتوں کو انگریزی میں کیا نام دیا ہے اور سورتوں کی ترتیب کیا رکھی؟ ان انگریزی تراجم کے مختلف ایڈیشنز میں مصنف نے بقلم خود جو Introduction یا Preface لکھا ہے اس کا خلاصہ بحث کیا ہے؟ نیز مسلم علماء نے ان انگریزی استشراقی مترجمین کے تراجم کا تنقیدی جائزہ کیسے لیا اور دنیا پر ان کی حقیقت کو کس طرح واضح کیا؟ پس زیر بحث مقالہ میں استشراقی انگریزی تراجم کا جائزہ لیتے ہوئے ایک جدول دیا گیا ہے جس میں ان تمام مستشرقین کے ترجمہ قرآن کے حوالے سے سورتوں کا نام، تعداد اور ترتیب کا جائزہ لیا گیا ہے اور دلائل کے ساتھ جانچ پرتال کی گئی ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

مستشرقین کے ان تراجم قرآن کے منفی رد عمل میں مسلم علماء نے کتب، مقالات، رسائل، تحقیقی مضامین اور قرآن کے تراجم لکھے۔ استشراق کے حوالے سے سرفہرست کام دارالمصنفین، اعظم گڑھ 1984ء میں منعقدہ بین الاقوامی سیمنار ہے۔ جس میں سات جلدوں پر مشتمل پڑھے گئے مقالہ جات "اسلام اور مستشرقین" کے نام سے شائع کیے گئے۔ علاوہ ازیں الحاج حافظ غلام سرور نے Translation of The Holy Qur 'an کے نام سے قرآن کا انگریزی ترجمہ 1920 میں کیا۔ 1937 میں عبداللہ یوسف علی نے قرآن کا ترجمہ The Meaning of the Holy Qur 'an کے نام سے کیا۔۔ 1978ء میں ایڈورڈ سعید نے مستشرقین کے حوالہ سے کتاب لکھی جس کا نام ORIENTALISIM Western Conceptions of the Orient ہے 1989ء میں محمد خلیفہ نے The sublime Qur 'an and Orientalism میں مستشرقین کے قرآنی تراجم کے نقائص اور اغلاط پر قابل ذکر کام کیا ہے۔ 2002ء میں پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری نے تکملہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب میں استشراق کے حوالہ سے بہت سارے مضامین لکھے ہیں۔ 2004ء میں پروفیسر مہر علی نے The Koran and Orientalist میں استشراقی تراجم قرآن کی فاش اغلاط کا انتہائی مہارت کے ساتھ تعاقب کیا ہے۔

تعارف و تجزیہ

قرآن کی مختلف زبانوں میں تراجم کی تاریخ

مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کے ارتقاء کو کچھ یوں دیکھا جاسکتا ہے کہ "مارک آف ٹولیوڈو" (Mark of Toledo) نے تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں قرآن کے ادبی ترجمہ (Literal Tanslation) کو لاطینی زبان

(Latin) میں کیا۔ اسکے بعد پندرھویں صدی میں (John of Segovia) جان آف سگولیا نے (Isa of Segovi) کے ساتھ مل کر ایک اور ترجمہ کیا۔ سولہویں صدی میں جان گبریل (John Garbrail Terolensis) نے کارڈینل کے ساتھ مل کر لاطینی میں ایک اور ترجمہ کیا اور سترھویں صدی کے آغاز میں "Cyril Lucasis" نے ایک اور ترجمہ کیا۔ ان تراجم کی خاص بات یہ کہ یہ لاطینی زبان میں کیے گئے تھے۔[2]

اس حوالہ سے **kritzeck James** لکھتے ہیں کہ مغربی عیسائی تہذیب قرآن اور اسلام کو اپنے لیے بہت بڑا خطرہ ہی سمجھتی رہی ہے اسی وجہ سے اسلام کے ارتقاء کے پانچ سو سال بعد تک بھی کوئی قرآنی ترجمہ مغرب میں منظر عام پر نہیں آیا۔ پس قرآن کا پہلا استشرقی ترجمہ "1143 عیسوی" میں کیا گیا جسے (Robert-de-Ratina) نے کیا جو کہ ایک انگریز پادری تھا اور اس نے جرمن پادری (Herman) کے تعاون سے یہ ترجمہ مکمل کیا۔ یہ ترجمہ ان پادریوں نے Peter the (Pierre Le) Vernerable جو کہ جنوبی فرانس کی عیسائی عبادت گاہ سے تعلق رکھتا تھا، سے متاثر ہو کر کیا۔ لیکن کلیسا اور عیسائیت کی اسلام سے متعلق سختی کو دیکھتے ہوئے یہ تقریباً چار صدیوں بعد 1543ء میں جاری کیا گیا۔ "Abbey of clunny" فرانسیسی عیسائی عبادت گاہ (جنوبی فرانس) کا یہ ترجمہ جو کہ لاطینی (Latin) زبان میں تھا اسکو بعد ازیں جرمن، ڈچ، فرانسیسی زبان، اور انگریزی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

قرآن کا بہت سی یورپی اور بین الاقوامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا مگر یہ تمام ترجمے اصل عربی زبان سے نہیں لیے گئے بلکہ ترجموں سے مزید ترجمے کیے گئے۔ تو یوں اغلاط آگے سے آگے منتقل ہوتی گئیں۔ مزید یہ کہ قرآن پاک کو دنیا کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور غلطیوں کے باوجود ان ترجموں نے قرآن کا پیغام کسی حد تک آگے پہنچایا ہے۔ مگر بعض ترجمے ایک خاص مقصد کو سامنے رکھ کر کیے گئے ہیں جسکا مطلب صرف اور صرف اسلام کی اشاعت و تبلیغ کو نقصان پہنچانا تھا۔[3] یہاں چند اقوام کے استشراقی تراجم کا ذکر کیا گیا ہے۔

1. ہسپانوی استشراقی تراجم (The Spinish Qrientalist):

ہسپانوی قوم نے قرآن کے تراجم میں بہت زیادہ شوق سے حصہ لیا۔ اور اندلس میں مسلم حکومت کے قیام کے بعد کافی کام کیا۔ 1143ء میں پہلا ترجمہ (Robert of Keton) نے کیا جو کہ (Abbey of Clunny) فرانس کا سربراہ بھی رہا ہے۔ تیرھویں صدی میں (Mark of Toledo) نے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ John of Sogovia اور John Gaberial بھی اہم ہسپانوی مترجم ہیں[4]

2. جرمن اور ینٹل / استشراقی مترجم:-

جرمن مترجمین نے بھی بہت دلچسپی سے قرآن پاک کے ترجمے کیے اور ان کے مشہور ترجموں میں Translation of the meaning of noble Qur ʻan (Der elde e Qur ʻan) ترجمہ ہے جو کہ جرمن زبان میں ہے یہ ترجمہ King Fahad complex سعودی گورنمنٹ نے شائع کروایا تھا۔

D-Mason کا ترجمہ 1975ء میں بیروت میں چھپا۔

Boysen Fredrich Eberhard نے قرآن کا ترجمہ Der Koran 1773ء میں کیا۔ جو 675 صفحات پر مشتمل ہے[5]

مندرجہ بالا مختصر بحث کے بعد اگر فرانسیسی تراجم قرآن پر نظر دوڑائیں تو اس حوالہ سے ڈاکٹر حمید اللہ نے 20 فرانسیسی تراجم کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ 9 فروری 1908 میں پیدا ہوئے۔ اور 17 دسمبر 2002 کو وفات پائی) (94 سال زندہ رہے) آپ معروف فقہیہ، محدث, قانون دان محقق اور اسلامی دانش ور تھے۔ آپ نے تاریخ حدیث پر اعلی تحقیق اور فرانسیسی[6] زبان میں ترجمہ قرآن (Le saint Coran) یعنی The noble Qur ʻan with French translation لکھ کر اہل مغرب کے قلب میں اسلام کی ترویج کا اہم بیڑہ اٹھایا۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی وجہ سے آپ کو عالمگیر شہرت ملی۔ فرانسیسی زبان میں ترجمہ کے علاوہ آپ نے مزید 20 فرانسیسی تراجم قرآن اور ان کے مترجمین کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان میں سے کچھ طبع شدہ ہیں اور کچھ اشاعت کے مراحل تک نہ پہنچ سکے۔ ان میں سے چند کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے

3-فرانسیسی تراجم قرآن

1. 1647 میں Sieur due ryer نے L'Alcoran de Mahomet کے نام سے فرانسیسی ترجمہ شائع کیا جس کے سوا سو سال میں کم از کم اکیس ایڈیشن چھپے۔
2. Savary کا ترجمہ قرآن دو جلدوں میں 1186ء میں Lekoran کے نام سے چھپا۔
3. 1273ھ میں مارسل (Gabriel .Marcel) کے ترجمے کا ذکر ملتا ہے۔
4. ماردروس (Mardruo) نے 1345ھ میں 62 سورتوں کا ترجمہ Chapitres ducoran کے نام سے شائع کیا
5. اس کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ ترکی کے مشہور عالم مختار پاشا نے منتخبات قرآنی کا ترجمہ شائع کیا ہے۔[7]
6. Kazimirski. کا ترجمہ 1832ء میں پیرس میں چھپا وہ ایران میں فرانس کی ایمبیسی کا کونسلر تھا۔[8]

7.Regis Balchere کا ترجمہ Le Koran 1947ء میں Paris میں شائع ہوا تھا۔ وہ مشہور مستشرق اور عربی فلاسفر تھا۔ فرانسیسی تراجم قرآن کا ذکر کرنے کے بعد انگریزی تراجم قرآن پر اگر ہم روشنی ڈالیں تو ان تراجم قرآن میں جو مشہور ہیں ان میں سے چند کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔

4-انگریزی تراجم قرآن

نمبر شمار	مسلم مترجمین کے نام	سن ءاشاعت	نمبر شمار	مسلم مترجمین کے نام	سن ءاشاعت
1	ابوالفضل	1911	12	احمد رضاخاں بریلوی	1988
2	حیرت دہلوی	1916	13	محمود الحسن اور شبیر احمد عثمانی	1991
3	محمد علی	1917	14	عبدالحق بیولی اور عائشہ بیولی	1999
4	غلام سرور	1920	15	مفتی محمد شفیع	2000
5	محمد مارماڈیوک پکتھال	1930	16	محمد طاہر القادری	2006
6	عبداللہ یوسف علی	1934-1937	17	لالہ بختیار	2007
7	شیر علی	1955	18	محمد محمود غالی	2008
8	عبدالماجد دریابادی	1957	19	مفتی تقی عثمانی	2009
9	ابوالفضل	1911	20	زین العابدین	2010
10	سید ابوالاعلی مودودی	1967-1988	21	اسد نمبر بسول	2011
11	محمد اسد	1980	22	طلال اطانی	2012

انگریزی تراجم قرآن کا ذکر کرنے کے بعد استشراقی انگریزی تراجم قرآن کا ذکر کیا گیا ہے

5-استشراقی انگریزی تراجم قرآن

مستشرقین نے اپنا کردار ادا کرنا تب ہی شروع کر دیا تھا جب اسلام نے مغرب میں پھیلنا شروع ہوا اور سلطنت (Andisa) اندیسہ کی داغ بیل رکھی جو کہ یورپ میں تہذیب و ثقافت کا اعلیٰ نمونہ بنی۔ یورپی لوگ جو کہ جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھے اسلام کے آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں کی سیاسی ثقافتی اور مذہبی تعلیم سے فائدہ اٹھانا شروع کیا۔ اور اسلامی قوانین کو اپنایا

اوراسلامی تحقیق سے اس قدر فیض یاب ہوئے کہ پھر قرآن کا ترجمہ کرناشروع کر دیا۔[9] اسی حوالہ سے انگریزی / برطانوی استشراقی تراجم سترھویں صدی عیسوی سے منظر عام پر آناشروع ہوئے

Alexander Ross کاترجمہ 1649 میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ سترھویں صدی عیسوی میں قرآن کا پہلا انگریزی ترجمہ تھا۔ اس نے ترکی میں موجود سلطنت عثمانیہ اور برطانیہ کے مابین کئی سفر کئے۔اسی وجہ سے اس کو ترکی کے لوگوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔اور یہاں موجود مذہب اسلام اس کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس نے اسلام کو Turkish religion کا نام دے کر صرف ترکوں تک محدود کر دیا۔ اس نے Andre du ryer کے فرانسیسی ترجمہ سے قرآن کا ترجمہ نقل کیا ہے۔یہ کہتا ہے میں نے فرانسیسی سے انگریزی زبان میں ترجمہ اسی لیے کیا تا کہ اسلام کے زہر کو پھیلنے سے پہلے ہی لوگوں کو خبر دار کر دیا جائے۔ اس نے ترجمہ کا نام Al Coran of Mohammed رکھا کیونکہ قرآن کو محمد کی تصنیف کہتا ہے۔کونسل آف سٹیٹ نے اس کے ترجمہ کی اشاعت پر پابندی لگادی۔ کیونکہ ان کو قرآن سے خطرہ محسوس ہوا۔Rossنے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے مقدمہ میں عیسائی قوم کے نام ایک پیغام درج کیاجو The Translator to the Christian Readerنام سے ہے۔،اس پیغام میں اس نے عیسائی دنیا کو بتایا کہ "ترکوں" کا مذہب اسلام ایک فرضی مذہب ہے اور عیسائیوں کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے[10]

George Sales کاترجمہ قرآن1734ء یعنی آٹھارویں صدی عیسویں میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ ترجمہJ.wilcox London سے شائع ہوا۔اس نے مراسی(Maracci) کے لاطینی ترجمہ 1698ء سے مدد لی۔اس کے ترجمے کا نام ہے

The Koran Or Alcoran of Mohammed With explanatory notes and preliminary discourse.

اس نام سے صاف ظاہر ہے کہ یہ قرآن کو محمد کی تصنیف مانتا ہے۔ جیسا کی لکھتا ہے۔

Mohammad was really the author and chief contriver of Qur 'an in beyond dispute[11]

Edward Hennery Palmer کاترجمہ انیسویں صدی عیسویں میں1880ء میں آکسفورڈ پریس سے لندن میں دو جلدوں میں شائع ہوا۔ پالمر نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سید عبداللہ کی وجہ سے اسلامی کتب کا مطالعہ کیا یہیں سے قرآن کا ترجمہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ لیکن اس شوق کے بنیادی مقاصد میں قرآن کو بدنام کرنا ہی تھا۔ یہ اپنے ترجمہ میں نبی ﷺ کی ایمانداری اور سچائی کی تعریف کرتا ہے۔ لیکن پھر یہ بھی کہتا ہے

From Youth Upward He Had Suffered from A Nervous Disorder Which is Traditionally Called Epilepsy [12]

Rodwell John meadows کا ترجمہ قرآن انیسویں صدی عیسویں میں 1881 میں منظر عام پر آیا۔اس نے قرآن کا ترجمہ اس نظریہ سے لکھا کہ قرآن کی سورتوں کی ترتیب غلط ہے اور سورتوں کو نزولی ترتیب سے لگانا چاہتا تھا۔اسی نزولی ترتیب کے حوالہ سے اس نے ترجمہ کا نام رکھا

The Qur 'an, Translated from Arabic, The Surah' a arranged in Chronological Order, With Notes and Index[13]

Richard Bell کا ترجمہ بیسویں صدی میں 1939 میں ایڈن برگ یونیورسٹی سے شائع ہوا۔اس نے سورتوں کو نبی ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کی مناسبت سے ترتیب لگانے کی کوشش کی۔اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ مکی دور، مدنی دور، کتاب کا دور۔یہ لکھتا ہے کہ "میں نے بعض جگہ آیات کو توڑ کر مناسب سورتوں اور آیات میں جگہ دی ہے تا کہ متن مکمل سمجھ میں آجائے۔اور اس کے درمیان ایک حاشیہ۔۔۔۔۔ کھینچ دیا ہے۔حاشیہ سے قبل والا متن پرانا اور حاشیہ کے بعد والا متن نیا ہے"۔اسی مناسبت سے اس نے ترجمہ کا نام The Qur 'an Translated with Critical Rearrangement of Surah's رکھا۔[14]

Arthor John Arberry کا ترجمہ قرآن بیسویں صدی میں ہی 1955 میں George Allen and Unwin سے ایک جلد میں شائع ہوا۔آربری لندن یونیورسٹی میں Oriental and African Study Department میں کام کرتے تھے۔اسی دوران ان کو Rodwell, Richard bell, Palmer کے تراجم کو پڑھنے کا موقع ملا. آربری نے ان کے ترجمہ پر تنقید کی کہ انھوں نے معلم اور عالم ہونے کے باوجود غیر جانبداری سے کام نہیں کیا۔ آربری لکھتا ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اسکا ہر حرف اللہ نے لکھا ہے لہٰذا اسکا کسی بھی زبان میں لفظی ترجمہ ممکن نہیں ہے اور ایسا کرنا خدا اور مذہب کی شان میں گستاخی ہوگی اس لئے میں نے ترجمہ کا نام۔The Qur 'an Interpreted رکھا۔یہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے الہامی کتاب کا ترجمہ کرنے کی توفیق دی[15]۔

Naseem Joseph Dawood کا ترجمہ 1956 میں بیسویں صدی عیسویں میں نزولی ترتیب کے ساتھ شائع ہوا اور اس کے بعد 1991 میں سورتوں کی ترتیب توقیفی کے ساتھ شائع کیا۔ان کے ترجمے کا نام The Qur 'an (a new translation) ہے۔ ترجمہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پچھلے تمام تراجم میں جو مشکلات تھیں ان کو دور کیا جائے اور سادہ اور آسان زبان استعمال کی جائے۔۔1991 والے ترجمے میں penguin classics کے بانی اور داود نے 1956 والے ترجمہ میں سورتوں کی ترتیب نزولی رکھنے پر معافی مانگی۔۔تمام استشراقی مترجمین میں یہ واحد یہودی ہیں۔ یہ عربی اور انگریزی دونوں

زبانیں جانتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور محمد پر نازل ہوئی مگر یہ ترجمہ اسلام کو ناانصافی اور قتل وغارت پر مبنی دین قرار دینے کی سازش ہے یہ ترجمہ یورپ میں بہت مقبول ہوا۔ اور تقریباً2000 لائبریریوں میں ملتا ہے[16]

Thomas Cleary کا ترجمہ Harper Collins نے 1993 میں بیسویں صدی عیسویں میں شائع کیا۔ یہ جزوی ترجمہ قرآن ہے جو 39 سورتوں پر مشتمل ہے۔ انھوں نے Harvard university سے East Asian language میں PHD کی۔ مغرب کو اسلام کی خوبصورتی اور عظمت کے بارے میں بتانے کی وجہ سے قرآن کا ترجمہ کیا ہے اور اسی حوالہ سے ترجمہ کا نام The Essential Koran the Heart of Islam رکھا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ قرآنی سورتوں میں سے جو میں نے ترجمہ کرنے کے لیے select کی ہیں ان میں "Al-Ghazali" الغزالی کی کتاب "جواھر القرآن" کے مطابق چھ بنیادی مقاصد وپیغام ہیں۔ جس کے مطابق قرآن کی جو آیات خدا کا وصف بیان کرتی ہیں وہ قرآن کا زیور (Jewels of Qur an) ہیں اور جو آیات خدا کے رستے کو بیان کرتی ہیں وہ قرآن کے موتی (Pearls of Qur 'an) ہیں۔ کہتے ہیں قرآن اللہ کی مقدس اور الہامی کتابوں کے سلسلے کی آخری کتاب ہے اور میں نے خدا کے لئے HE استعمال کرنے کی بجائے "God" کا لفظ ہی استعمال کیا ہے تاکہ کسی غلط فہمی کو فروغ نہ ملے۔[17]

Anees shroosh کی کتاب The True Furqan اکیسویں صدی عیسویں میں Project Omega 2001 کے تحت پہلی دفعہ 1999 میں شائع ہوئی۔ اور دوسری دفعہ wine press سے شائع ہوئی۔ اسے بیسویں صدی کا قرآن سمجھا جاتا ہے۔ یہ کتاب 77 ابواب یعنی سورتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ مقدمہ، بسم اللہ اور خاتمہ کے ابواب بھی شامل ہیں۔ یہ کہتے ہیں قرآن مسلمانوں کو قتل وغارت اور دہشت گردی کا سبق دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن کو الفرقان الحق سے بدل دیا جائے۔[18] اس نے اپنی کتاب کا آغاز (المقدمہ) سے کیا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ میں مسلمان اور عرب قوم کے لئے خاص طور پر امن، محبت اور رحم کا پیغام بھیجتا ہوں اور میری یہ کتاب صحیح معنوں میں دنیاوی اور اخروی زندگی سنوار دے گی۔ اور محمد ﷺ کی تعلیمات سے چھٹکارہ دلادے گا۔ جیسے کہ Surat ul Maseeh میں لکھتا ہے`

We have inspired it as THE TRUE FURQAN in order that We may deliver the misguided From darkness into light. many of them were unawareness[19]

Anees اپنے آپ کو الصافی اور المہدی جیسے فرضی ناموں سے پکارتا ہے۔ انیس کے مطابق میری یہ کتاب قرآن کی اس بات کا جواب ہے۔ جہاں قرآن میں اللہ فرماتے ہیں " **فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ**۔[20] اگر یہ سچے ہیں تو ایسا کلام

بناتولائیں۔ البتہ یہ Anees کی ایک ناکام کوشش اور سازش ہے۔ کیونکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [21]

Alen Jones کا ترجمہ قرآن اکیسویں صدی عیسویں میں 2007 میں منظرِ عام پر آیا۔ ان کے ترجمہ کا نام The Qur ‘an ہے یہ Cambridge memorial trust سے 2007 میں شائع ہوا۔ Oxford university میں شعبہ عربی کے استاد رہے۔ انھوں نے لغت کی کتاب Arabic through Qur ‘an لکھی۔

اس کتاب کو لکھتے ہوئے انھیں قرآن کے ترجمہ کا خیال آیا۔ یہ کہتے ہیں قرآن مجید محض بائبل سے سرقہ ہے اور اس کا متن ایسا ہے کہ اسے پڑھنا، سمجھنا، سمجھانا گویا ناممکن ہے اور یہ ربط و نظم اور ترتیب سے بالکل عاری ہے یہ نہ قرآن کی توقیفی ترتیب کو مانتے ہیں اور نہ ہی نزولی ترتیب کے قائل ہیں۔ ان کے خیال میں قرآن صرف غیر مسلموں کے خلاف اعلانِ جنگ اور قتال کی تلقین کرتا ہے اور قرآن مجید بے معنی کتاب ہے۔[22]

انگریزی استشراقی مترجمین قرآن کے مختصر تبصرے کے بعد ایک جدول دیا گیا ہے۔ جس میں پہلے سات مستشرقین جنھوں نے قرآن کا مکمل انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ان کے انگریزی تراجم کا موازنہ کیا گیا ہے۔ یہ جدول قرآن کی ایک سے دس سورتوں کے متعلق ہے۔ اس جدول کی مدد سے ہم بہت سے اہم نقات کو بیک وقت جان سکتے ہیں۔ جن کا ذکر اس جدول کے بعد کیا گیا ہے۔

ترتیب سورۃ قرآن مجید بالحاظ انگریزی استشراقی تراجم

QUR ‘AN		ALEXANDER ROSS		GEORGE SALES		E.H Palmer VOL-I & VOL-II		J M Rodwell		Richard Bell VOL-I & VOL-II		A J ARBERRY VOL-I & VOL-II		N J DAWOOD	
S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah	S	Name of Surah
1.	Surah Al-Fatihah	1.	The Chapter of Preface containing seven verses written at Mecca	1.	The Preface, or Introduction; containing 7 verses	.I	The Opening Chapter(Meeca)	1.	Thick Blood or Clots of Blood	1.	THE OPENING	I.	THE OPENING	1.	THE Exordium
2.	Surah Al-Baqara	2.	The Chapter of Cow containing Two hundred four score and seven verses written at Mecca	2.	The Cow; containing 286 verses	.II	The Chapter of Heifer(Medinah)	2.	The Enwrapped	2.	THE COW	II.	THE COW	2.	THE COW
3.	Surah Al-i'Imran	3.	The Chapter of the Linaeage of joachin containing two hundred verses written at Medina	3.	The Family of Imran; containing 200 verses	.III	The Chapter of Imran's Family(Medinah)	3.	The Enfolded	3.	THE FAMILY OF AMRN	III.	THE IMRAN FAMILY OF IMRAN	3.	THE IMRANS
4.	Surah An-Nisaa	4.	The Chapter of Woman containing one hundred and seventy verses written at Medina	4.	Women; containing 175 verses	.IV	The Chapter of women(Medinah)	4.	The Brightness	4.	THE WOMEN	IV.	WOMEN	4.	Woman
5.	Surah Al-Maidah	5.	The Chapter of the table containing one hundred and twenty verses written at Medina	5.	The Table; containing 120 verses	.V	The Chapter of the Table(Medinah)	5.	The Opening	5.	THE TABLE	V.	THE TABLE	5.	THE TABLE
6.	Surah Al-An'am	6.	The Chapter of Gratifications containing sixty and fifteen verses written at Medina	6.	Cattle; containing 165 verses	.VI	The Chapter of Cattle(Mecca)	6.	The Daybreak	6.	THE CATTLE	VI.	CATTLE	6.	CATTLE
7.	Surah Al-	7.	The Chapter of Prisons	7.	A1 Araf;	.VII	The Chapter of	7.	Men	7.	THE HEIGHTS	VII.	THE	7.	NOAH

	A'raf		containing one hundred and six verses written at Mecca		containing 206 verses		Al-Araf(Mecca)						BATTLEMENTS		
8.	Surah Al-Anfal	**8.**	The Chapter of The Spoyl containing Seventy and five verses written at Medina	**8.**	The Spoils; containing 76 verses	**.VIII**	The Chapter of the Spoils(Medinah)	**8.**	Sura I.	**8.**	THE WIND FALLS	**VIII.**	THE SPOILS	**8.**	THE SPOILS
9.	Surah At-Tauba	**9.**	The Chapter of The Conversion containing one hundred twenty and seven verses written at Medina	**9.**	The Declaration of Immunity; containing 139 verses	**.IX**	The Chapter of Repentance or Immunity(Medinah)	**9.**	Unbelievers	**9.**	REPENTANCE OR THE RENUNCIATION	**IX.**	REPENTANCE	**9.**	REPENTANCE
10.	Surah Yunus	**10.**	The Chapter of The Jonas, containing one hundred and nine verses written at Mecca	**10.**	Jonas; containing 109 verses	**.X**	The Chapter of jonah(Mecca)	**10.**	The Unity	**10.**	JONAH	**X.**	JONAH	**10.**	JONAH

تبصرہ برائے ترتیب قرآنی سورۃ 1 تا 10

1-مندرجہ بالا جدول انگریزی استشراقی مترجمین کی قرآن کی سورتوں کی ترتیب کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔اس جدول کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سوائے روڈویل کے باقی سب مستشرقین نے قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے قرآنی سورتوں کی توقیفی ترتیب کو اپنایا ہے۔ جبکہ روڈویل نے خود ساختہ نزولی ترتیب کے حساب سے قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس نے سورۃ الفاتحہ کی جگہ پر سورۃ العلق کا ترجمہ کیا ہے جس کا نام اس نے Thick Blood or Clots of Blood رکھا ہے۔اور سورۃ الفاتحہ کو اپنی خود ساختہ ترتیب میں پانچویں نمبر پر رکھا ہے۔ حلانکہ قرآن مجید میں سورۃ علق ترتیب توقیفی کے لحاظ سے 96 نمبر پر ہے۔اس نے قرآن کا ترجمہ اس نظریہ سے لکھا کہ قرآن کی سورتوں کی ترتیب غلط ہے اور سورتوں کو نزولی ترتیب کے حساب سے لگانا چاہئے۔اسی نزولی ترتیب کے لحاظ سے اس نے ترجمہ کا نام بھی

The Qur 'an, Translated from Arabic, The Surah's Arranged in Chronological Order, With Notes and Index

رکھا ہے اس نے سورتوں کی ترتیب کے ساتھ آیات کی بھی ترتیب میں ردوبدل کر کے ترجمہ کیا ہے۔حافظ غلام سرور نے اس کے ترجمہ قرآن پر تنقید کی ہے اور لکھتے ہیں کہ روڈویل کیسنزولی ترتیب کی تحقیق سمجھ سے باہر ہے۔سب سے پہلے اس نے سورہ علق کا ترجمہ کیا ہے۔ سورۃ علق کی 1 تا 19 آیات ہیں جبکہ 5-1 آیات پہلے نازل ہوئیں پھر اس کے درمیان کافی وقفہ رہا۔ پھر 19-6 آیات بہت بعد میں نازل ہوئیں۔ مگر جب Rodwell سورۃ علق کا ترجمہ کرتا ہے تو 19-1 آیات کو ایک ہی جگہ پر رکھتا ہے۔اور اپنے ہی وضع کردہ اصولِ ترتیب بحساب نزول وحی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔[23]

2-دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہم اس جدول کے ذریعے یہ بات جان سکتے ہیں کہ کیا ان مستشرقین نے اپنے تراجم قرآن میں قرآن کی تمام 114 سورتوں کا ہی ترجمہ کیا ہے یا کسی سورۃ کو جان بوجھ کر حذف کر دیا ہے۔ تو تقریبا تمام مستشرقین نے اپنے تراجم میں آیات کی فہرست 114 ہی رکھی ہے

3- اس جدول سے آیات کی تعداد کا تعین بھی کیا جا سکتا ہے جو کہ ان مستشرقین نے اپنے تراجم قرآن کی فہرست میں لکھی ہیں۔ آیات کی تعداد کا ذکر دو مستشرقین نے کیا ہے جن میں Alexander Rossاور George sales شامل ہیں۔ Alexander Rossنے سورۃ البقرۃ کی آیات کی تعداد Two hundred four score and seven verses لکھی۔ یہاں four score سے مراد 80 ہے کیونکہ ایک scoreپرانی انگریزی میں 20 کے لئے استعمال ہوتا تھا اس طرح Alexander Rossکے مطابق سورۃ البقرہ کی آیات کی کل تعداد 287 ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کی اس نے کسی آیت کو حذف کیا ہے جبکہ قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ کی آیات کی ٹوٹل تعداد 286 ہے

اسی طرح George salesنے اپنی کتاب کی فہرست میں سورۃ البقرۃ کی آیات کی تعداد 286 verses لکھی ہے جو کہ تعداد کے لحاظ سے تو درست ہے۔ لیکن اسکے ترجمے کا نام The Koran or Alcoran of Mohammad with explanatory notes and preliminary discourse ہے۔ اس نام سے صاف ظاہر ہے کہ یہ قرآن کو محمد کی تصنیف مانتا ہے۔ سیلز ایک عیسائی مبلغ تھا۔ اس کا قرآن لکھنا کسی اصلاحی واشاعتی مقصد کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ یہ کام اسلام کے تشخص کو خراب کرنے کے لئے قصدا" کیا گیا تھا۔Salesنے اپنے مقدمہ میں to the Christian reader Translation کے نام سے عیسائی مبلغین کے لئے تین اصول وضع کئے ہیں۔ تاکہ مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی طرف آجائیں۔ وہ تین اصول یہ ہیں۔

Avoid Compulsion, avoid teaching Doctrines against common senses and Avoid Week Arguments. [24]

4- اس جدول سے ایک اہم نقطہ یہ بھی سمجھ میں آتا ہے ان تمام انگریزی استشراقی مستشرقین نے سورتوں کے نام کیا رکھے ہیں ؟۔ کیا انھوں نے انگریزی میں قرآن کی سورتوں کا نام رکھا ہے یا پھر عربی نام ہی رکھے ہیں ؟۔ ان تراجم کو پڑھ کر یہ جائزہ لیا جا سکتا ہے کہ تقریبا تمام مستشرقین نے قرآن کی سورتوں کے نام انگریزی میں لکھے ہیں۔

5- اس جدول سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مستشرقین نے سورتوں کے نزول کے وقت کو بیان کیا ہے ؟۔ مثال کے طور پر اور Alexander Rossاور Edward Hennery Palmer نے سورتوں کے مکی و مدنی نزول کو بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا سورتوں کے نزول کے حوالے سے ان کی تحقیق درست ہے کہ نہیں۔ یا پھر سورتوں کے مکی و مدنی ہونے کے لحاظ سے یہ اپنی ہی تقسیم کرتے ہیں۔ جیسے کہ Richard Bellنے سورتوں کو محمد ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کی مناسبت سے ترتیب لگانے کی کوشش کی کیونکہ اسکا خیال تھا کہ قرآن کی سورتیں مکمل نہیں ہیں بلکہ ان کو جوڑ توڑ کر مکمل دکھایا گیا ہے۔[25]

قرآن کا ترجمہ کرنے کے حوالہ سے مختلف علماء کی آراء

قرآن کا لفظی ترجمہ کرنے کے بارے میں الصابونی لکھتے ہیں کہ "قرآن مجید کا لفظی ترجمہ حرام ہے۔ کیونکہ یہ کلام اللہ المنزل علی النبی ہے بلسان عربی ہے"۔[26]

یہ فضیلت کسی اور زبان کو حاصل نہیں ہے۔ پھر لفظی ترجمہ میں تحریف اور تبدیلی ہونے کا اندیشہ باقی رہتا ہے۔ عربی زبان کے الفاظ مفردات، ضمائر غیر عربی میں نہیں ہیں۔ لہٰذا لفظی ترجمہ کرنا حرام ٹھہرا۔ لفظی ترجمہ کی حرمت میں بطور دلیل کہتے ہیں:

اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ[27]

ترجمہ: بے شک ایمان والوں کو ان کے رب کے پاس پورا بدلہ ملے گا۔

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا:[28] ترجمہ: ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔

ان آیات کا لفظی ترجمہ اور ان جیسی متعدد آیات کا لفظی ترجمہ کرنا کس طرح ممکن ہے۔ اس سے مراد انہی میں خلل واقع ہو گا۔

قرآن مجید کا معنوی ترجمہ کے حوالے سے الصابونی لکھتے ہیں:۔ کہ الفاظ مفردات کی تقیید کے بغیر کلام الٰہی کا مفہوم اور اس کی مراد سمجھنے کو معنوی ترجمہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے مگر اس کو قرآن نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اس کو تفسیر القرآن کہا جائے گا۔ دراصل یہ قرآن کے معانی یا قرآن کی تفسیر کا ترجمہ ہے اس لیے اس پر کتاب اللہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔[29]

اسی حوالہ سے سید ابو الاعلی مودودی لکھتے ہیں:۔

> کہ علماء کا وہ گروہ جو قرآن کے مطلب کے ترجمے پر یقین رکھتا ہے وہ معنوی ترجمے کی بات کرتا ہے۔ جو کہ دراصل قرآن کی ترجمے کی تشریح ہے۔ جس کو کسی بھی زبان میں کیا جاسکتا ہے جس میں قرآن کے اصل معجزاتی عربی زبان کے الفاظ کا متبادل ڈھونڈنے کی بجائے انگریزی یا کسی دوسری زبان میں تشریح کی جاسکتی ہے جو کہ سادہ اور آسان ہو اور اصل مطلب بھی سامنے رہے۔[30]

علی الحاج کہتے ہیں کہ کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے مترجم کے لئے بنیادی اہلیت کی شرائط کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اسکے بغیر مترجم کی قابلیت پر سوالیہ نشان رہے گا۔ مثلاً مترجم کے لیے ضروری ہے کہ وہ دونوں زبانوں کی سمجھ رکھتا ہو اور دونوں زبانوں کے نظام سے اچھی طرح واقف ہو، دونوں زبانوں کی خصوصیات اور گرائمر سے واقف ہو، جس زبان میں اصل مواد موجود ہے اس کے مطلب اور مقصد سے اچھی طرح واقف ہو۔ مترجم جس مواد کو دوسری زبان میں ترجمے کے ذریعے منتقل

کرنا چاہتا ہے اس مواد کے معاشرتی اور تہذیبی محل وقوع اور اقدار سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ اچھا مترجم وہ ہوتا ہے جو الفاظ کے پیچھے بیان کئے اصل مقصد کو پالیتا ہے اور الفاظ یا مواد کی اصل گہرائی تک پہنچ سکتا ہے۔[31]

نتائج بحث

پہلی صدی عیسویں میں رومن ایمپائر دنیا کی عظیم ترین سلطنت بن چکی تھی۔ لیکن آٹھ صدیوں کے بعد رومن ایمپائر ختم ہوگئی کیونکہ جرمن فاتحین نے اس پر قبضہ کرلیا۔ جرمن فاتحین نے رومن کیتھولک مذہب اختیار کر کے پوپ کو مقتدر اعلیٰ بنا دیا۔ اوران کی (لاطینی) زبان بھی اپنالی۔ اس کے بعد ہر مشرک اور پروٹسٹ فرقے کا قتل عام ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ سولھویں صدی تک عیسائیت کی ترویج اور حفاظت کے لیے ظلم و جبر کا بے دریغ استعمال کیا گیا۔ آٹھویں صدی عیسویں کے آغاز میں 711ء میں طارق بن زیاد نے اسپین کی فوج کو شکست دی، پھر فرانس کو فتح کیا۔ یہاں تک کہ 732ء میں وصال نبی ﷺ کی صدی پوری ہوئی۔ اس ایک صدی میں مسلمانوں نے ایک عظیم سلطنت قائم کر دی۔ دسویں صدی عیسویں تک اس طرح عیسائی دنیا کا نصف حصہ مسلم فاتحین کے قبضے میں جاچکا تھا۔ یہ بات اہلِ مغرب کو ہضم نہ ہوئی لہذا اسی تناظر میں کلیسا نے تمام عالم عیسائیت میں یہ شعور پیدا کیا کہ دشمن مسیح سے اپنے علاقوں کی بازیابی ہر عیسائی کا مقدس فریضہ ہے اور مسلمانوں سے مکمل بائیکاٹ کا حکم دیا گیا۔ 1095، گیارھویں صدی سے لیکر 1295 تیرھوی صدی تک صلیبی جنگوں کا دور کہلاتا ہے۔ ان دو سو سالوں میں مغرب کو مسلمانوں کی مسلسل فتوحات سے ان کی قوت و اہمیت کا اندازہ ہوا تو تلوار کی بجائے ان کے خلاف علمی و قلمی سازشیں شروع کر دیں۔ جن میں مغربی اہل، قلم نے بھڑ چڑھ کر حصہ لیا۔

اسی حوالہ سے بارھویں صدی میں سب سے پہلے دینی کتب کے تراجم کا کام شروع کرانے کے لیے ایک جماعت قائم کی گئی اس کے بعد سولھویں صدی میں Guillaume Postel نے ایک عربی کا مکتب کھولا۔ سترھویں صدی عیسویں سے انگریزی قرآنی تراجم کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ سترھویں صدی عیسویں لے کر موجودہ دور تک انگریزی قرآنی تراجم کے متعلق اس تحقیقی مقالہ کا نتیجہِ بحث یہ نکلا کہ انگریزی استشراقی تراجم کی مغرب میں مقبولیت ہوئی۔ انھیں مطبوعاتی و اشاعتی اداروں کی حمایت حاصل رہی جیسے,J.wilcox, George Allen and Alwin ,Oxford university اور Penguin classics وغیرہ۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں و یونیورسٹیوں کا تعاون رہا جیسے کہ , Oxford university Edinburgh university, Cambridge University وغیرہ۔ اس کے علاوہ پادری ،کلیسا، مذہبی جماعتوں اور

سیاسی جماعتوں نے بھی ان کی حمایت اور اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ ان تراجم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان قرآنی ترجموں کے مصنف زیادہ تر عیسائی مبلغ یا عیسائیت کے مذہبی عالم یا پادری تھے۔ اس لئے عیسائیت کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ مسلم علما میں حاجی محمد خلیفہ نے اپنی کتاب The sublime Qur 'an and Orientalism میں، مہر علی نے اپنی کتاب The Qur 'an and Orientalist میں، حافظ غلام سرور نے اپنے ترجمہ قرآن THE HOLY QUR AN' میں اور ان کے علاوہ بہت سے علماء نے ان مستشرقین کے تراجم کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کر کے اپنی کتب میں ان کی اغلاط کی نشان دہی کر کے یہ نتیجہ بحث نکالا ہے کہ تمام انگریزی استشراقی مترجمین قرآن کے اصل مواد سے روگردانی کرتے رہے اور ایک ہی ترجمے سے آگے ترجمہ کرتے رہے۔ جس کی بنیادی وجہ عربی الفاظ کے اصل معنی سے ناواقفیت ، عربی الفاظ کے صرف ایک ہی معنٰی کے بارے میں علم رکھنا ہے یا معنی کو ایک ہی زاویے سے دیکھنا ہے، ارادتاً غلط ترجمہ کرنا، متن میں الفاظ کو حذف کرنا اور عیسائی مذہبی عقائد و نظریات کا استعمال وغیرہ ہے۔ انگریزی استشراقی مترجمین نے قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے ترجمے کا نام "Koran" ہی رکھا سوائے Arthur John Arbery کے ترجمے کے جس کا نام The Koran) (Interpreted تھا۔ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہیں بلکہ اس کی تشریح یا Interpretation ہے۔ کسی بھی کتاب کا ترجمہ کرنے کا بنیادی اصول تو یہی ہے کہ اس کا مکمل ترتیب کے ساتھ ترجمہ کیا جائے لیکن Rodwell نے قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے نزولی ترتیب کے حساب سے سورتوں کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی جو کہ ترجمہ کرنے کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔

لہذا قرآن کا ترجمہ کرنے کے حوالہ سے مندرجہ بالا علمائے اکرام کے بیان کیئے گئے اصول و قواعد کی روشنی میں قرآن کا ترجمہ کرنے میں مدد حاصل ہو سکتی ہے لیکن انگریزی استشراقی مترجمین نے اپنے بے بنیاد تخیلات و ترتیب پر مبنی اور محدود عربی زبان کے علم کی بنیاد پر قرآن کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے اور لوگوں کو قرآن کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے رہے ہیں تاکہ دین اسلام کا نام خراب کر سکیں۔ لیکن وہ یہ بات سمجھنے میں ناکام رہے ہیں کہ قرآن کی ترتیب حضرت جبرائیلؑ کی زیر نگرانی ہو چکی ہے اور زید بن ثابتؓ اس پر کام مکمل کر چکے ہیں جو کہ لافانی ہے اور اس ترتیب میں ہی خدا کی حکمت پوشیدہ ہے۔

حوالہ جات

[1]یونس،38:10

Yūnas, 38:10

[2]James, kritzeck,, *Peter The Vernerable and Islam*,(New Jersy- America: Princetion University Press, , 1964),pp.51-66

[3]Ibid

[4] Ibid

[5] Nina berman, *German Literature on the Middle East ،Discourse and Practices 1000-1989*,(USA: The University of Michigan Press ,2011),p.121

[6] Muhammad Hamidullah, *Le Saint Coran* ,(France: Du Club Francais du Livre, 1985), pp. LVI-LVIII

[7]ڈاکٹر محمد حمید اللہ، **تراجم قرآن مجید**، معارف، جلد142، شمارہ5،(اعظم گڑھ: دسمبر1958ء)، ص462-467

Dr. Muhammad Hamidullah, *Translations of the Holy Qur 'an*, Ma'arif, Volume 142, Issue 5, ('Azamgarh: December 1958), pp. 462-467

[8] Arthur John Arbery, *The Holy Koran , An Introduction with Selections*,(Routledge Taylor and Fransics group,2008), pp.138,139

[9]عبد القادر جیلانی برق، **اسلام پیغمبر اسلام، اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر**،(لاہور: کتاب سرائے،2010ء)، ص132-150

'Abdul Qādir Jīlānī Barq, *Islām, The Prophet of Islām, and the way of thinking of the Orientalism of the West*, (Lāhore: Kitab Sarāey, 2010), pp. 132-150

[10] Ross, Alexander, *THE ALCORAN OF MAHOMET*, The Translator To The Reader, A Summary of Religion of Turks, (London: ANNO DOM., 1649), P.A4

[11] George Sale, *The Koran*,(New York: Fredrick Worn and Company, 1890), p.50

[12] Palmer Edward,Hennery , *THE QUR AN* ,(Oxford: ,Clarendon Press, 1880),1: xxi

[13] J.M. Rodwell, *The Koran, translated from the Arabic, the Suras arranged in chronological order with notes*, (London: Williams and Norgate, 1861), p.1

[14] Bell, Richard,*THE QUR 'AN ,Translated with a Critical Rearrangements of Surah's* (Scotland: Edinburgh, T and T Clark ,1937) ,1:vi

[15] Arbery A.J ,*The Koran Interpreted, Introduction* ,(UK: Oxford University Press,1964), p.ix

[16] Dāwūod .Nasīm Joseph, *The Koran*,(London: penguin books, 1956),p.9

[17] Thomas Cleary, *The Essential Koran "The Heart of Islam" an Introductory selection of reading from the Qur 'an*, (New York: Harper Collins Publishers,1993), P.xvi.

[18] Al Mahdī Al saffee, *AL Furqan al haqq*, (United States: Wine press publishing,1999), p. A

[19] Al Mahdī Al saffee ,*AL Furqan al haqq*, surah No. 8,AYAT No. 6, P.36

[20] الطور،34:52

At-Tūr, 34:52

[21]الحجر،9:15

Al-Hijr, 9:15

[22]Alen jones ,*The Qur 'an translated into English*,(Gibb Memorial Trust,2007)

[23] Sarwar ,Ghulām ,Hāfiz Al-Hājj, *The Translation of The Holy Qur 'an* ,(England:The Mosque,Woking ,Surrey, 1929), P. xxi

[24] George Sale, *The Koran commonly called the Alkoran of Mohammed, A preliminary discourse "To The Reader" in the Koran*,(London: J. Wilcox 1734),P.III

[25]Bell Richard, *THE QUR 'AN, Translated with a Critical Rearrangements of Surahs* , (Scotland: Edinburgh, T and T Clark ,1937), 1:VII

[26] محمد علی الصابونی، **التبیان فی علوم القرآن**،(لاہور: مکتبہ رحمانیہ، ت۔ن)، ص277

Muhammad 'Alī Sābūnī, *Al-Tibyān fī 'Ulūm ul-Qur'an*, (Lāhore: Maktaba Rahmāniya, N. D), p. 277

[27]یونس،2:10

Yunas, 2:10

[28] القمر،54:14

Al-Qamar, 54:14

[29] الصابونی، **التبیان فی علوم القران**، ص۔274

Alī Sābūnī, *Al-Tibyān fī 'Ulūm ul-Qur'an*, P.274

[30] سید مودودی، **ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حواشی**،(لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1971ء)، ص1-5

Syed Maudūdī, *Translation of the Holy Qur'an with Short Notes*,(Lāhore: Idāra Tarjamān ul Qur'an, 1971), P.1-5

[31] 'Alī Al hājj, *New Theory of the Holy Qur 'an Translation*, (Hamburg: Anchor Acdamic Pulishing, 2015), p.9-11